سورہ نمبر
(۵۱)

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّوْنَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذٰریٰت مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۲) اس میں ۶۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝١ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم اُن کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں ف۱۳ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ف۱۴ پھر نرم چلنے والیاں ف۱۵ پھر حکم سے بانٹنے والیاں

اَمْرًا ۝٤ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝٥ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝٦ وَالسَّمَآءِ

ف۱۶ بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۷ ضرور سچ ہے اور بیشک انصاف ضرور ہونا ف۱۸ آرائش والے

ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝٩

آسمان کی قسم ف۱۹ تم مختلف بات میں ہو ف۲۰ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھا یا جانا ہو

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ

ف۲۱ مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ف۲۲ پوچھتے ہیں ف۲۳ انصاف کا

ف۱۲ سورۂ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دو سو انتالیس حرف ہیں ف۱۳ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں ف۱۴ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں ف۱۵ وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں ف۱۶ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جنکو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لیکر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جسکے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں نظر کرکے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے

ع ۲ ۱۷ — منزل ۷ — ۳

ف۱۷ یعنی بعث و جزا

ف۱۸ اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلا ضرور ملنا

ف۱۹ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ

ف۲۰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں

ف۲۱ اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکائے میں آجاتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ اُن کے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) ف۲۲ یعنی نشۂ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں ف۲۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ

يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿١٣﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ
دن کب ہوگا ف۱ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائینگے ف۲ اور فرمایا جائیگا چکھو اپنا فتنہ یہ ہے وہ جس کی

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿١٥﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ
تمہیں جلدی تھی ف۳ بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں ف۴ اپنے رب کی

اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿١٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ
عطائیں لیتے ہوئے بیشک وہ اس سے پہلے ف۵ نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے

مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
ف۶ اور پچھلی رات استغفار کرتے ف۷ اور ان کے مالوں میں حق تھا

لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا
منگتا اور بے نصیب کا ف۸ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ف۹ اور خود تم میں ف۱۰ تو کیا

تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ
تمہیں سوجھتا نہیں اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۱۱ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۲ تو آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ
رب کی قسم بیشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ
معزز مہمانوں کی خبر آئی ف۱۳ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا

قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾
سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۱۴ پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ف۱۵

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا
پھر اسے ان کے پاس رکھا ف۱۶ کہا کیا تم کھاتے نہیں تو اپنے جی میں ان سے ڈرنے لگا ف۱۷ وہ بولے

تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ
ڈریے نہیں ف۱۸ اور اسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی اس پر اس کی بی بی ف۱۹ چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور

قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾
بولی کیا بڑھیا بانجھ ف۲۰ انہوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرما دیا ہے اور وہی حکیم دانا ہے

ع ۱ ۲۳ ۱۸ وقف لازم

ف۱ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے
ف۲ اور انہیں عذاب دیا جائے گا ف۳ اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جسکا وعدہ دیتے ہو ف۴ یعنی اپنے رب کی نعمتیں ہیں باغوں کے اندر جنہیں لطیف چشمے جاری ہیں ف۵ دنیا میں
ف۶ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے
ف۷ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اپنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں
ف۸ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لیے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجت مند ہو اور حیاءً سوال بھی نہ کرے
ف۹ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسکی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں
ف۱۰ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بے شمار عجائب و غرائب ہیں جس سے بندے کو اس کی شان خدائی معلوم ہوتی ہے
ف۱۱ کہ اسی طرف سے بارش کرکے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے۔
ف۱۲ آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے

منزل ۷

ف۱۳ جو دس یا بارہ فرشتے تھے
ف۱۴ یہ بات آپنے اپنے دل میں فرمائی
ف۱۵ نفیس بھنا ہوا
ف۱۶ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
ف۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لیے بھیجے گئے ہیں
ف۱۸ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں
ف۱۹ یعنی حضرت سارہ
ف۲۰ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوّے ۹۰ یا ننانوے ۹۹ سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ
ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ف۱ بولے ہم ایک
قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُسَوَّمَةً عِنْدَ
مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۲ کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے
رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا
بڑھنے والوں کیلئے نشان کیے رکھے ہیں ف۳ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو
وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ
ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ف۴ اور ہم نے اس میں ف۵ نشانی باقی رکھی انکے لیے
يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ف۶ اور موسیٰ میں ف۷ جب ہم نے اسے روشن سند لے کر فرعون
بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ
کے پاس بھیجا ف۸ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ف۹ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ تو ہم نے اسے اور اسکے
وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا
لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کررہا تھا ف۱۰ اور عاد میں ف۱۱ جب ہم نے ان پر
عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ
خشک آندھی بھیجی ف۱۲ جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر
كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا
چھوڑتی ف۱۳ اور ثمود میں ف۱۴ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ف۱۵ تو انہوں نے
عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا
اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ف۱۶ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آلیا ف۱۷ تو وہ نہ کھڑے ہوسکے
مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ
ف۱۸ اور نہ وہ بدلا لے سکتے تھے اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بیشک وہ
كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾
فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ف۱۹ اور بیشک ہم وسعت دینے والے ہیں ف۲۰

ف۱ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے
ف۲ یعنی قوم لوط کی طرف
ف۳ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں میں سے نہیں ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیا جانے والا تھا
ف۴ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں
ف۵ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد
ف۶ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور انکے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی انکے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کیے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا
ف۷ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی
ف۸ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے

منزل ۷

ف۹ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا
ف۱۰ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں انپر طعن کیے
ف۱۱ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں
ف۱۲ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی
ف۱۳ خواہ وہ آدمی ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھو گئی اسکو ہلاک کرکے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے
ف۱۴ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں
ف۱۵ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کرلو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے ف۱۶ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں
ف۱۷ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے
ف۱۸ اور وقت نزول عذاب نہ بھاگ سکے ف۱۹ اپنے دست قدرت سے ف۲۰ اسکو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اسکے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔

ع ۲ ۱۳

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا
اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے دو

زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ
جوڑ بنائے ف۱ کہ تم دھیان کرو ف۲ تو اللہ کی طرف بھاگو ف۳ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
صریح ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر

مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا
سنانے والا ہوں یونہی ف۴ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے

سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ
کہ جادوگر ہے یا دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ف۵ تو اے محبوب

عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ
تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں ف۶ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ
میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں ف۷ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا

رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
ف۸ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ف۹ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا

الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا
ہے ف۱۰ تو بیشک ان ظالموں کے لیے ف۱۱ عذاب کی ایک باری ہے ف۱۲ جیسے ان کے ساتھ والوں کیلیے ایک باری تھی ف۱۳

يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾
تو مجھ سے جلدی نہ کریں ف۱۴ تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیے جاتے ہیں ف۱۵

ف۱ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی و تری اور گرمی و سردی اور جن و انس اور روشنی و تاریکی اور ایمان و کفر اور سعادت و شقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے

ف۲ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کا نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ند وہی مستحق عبادت ہے

ف۳ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو

ف۴ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر و مجنون کہا ایسے ہی

ف۵ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لیے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے

ف۶ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت و ارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا شان نزول جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرما دی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادت مندوں کے لیے جاری رہے گی چنانچہ ارشاد ہوا

منزل ۷

ف۷ اور میری معرفت ہو

ف۸ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں

ف۹ میری خلق کے لیے

ف۱۰ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے

ف۱۱ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا

ف۱۲ حصہ ہے نصیب ہے

ف۱۳ یعنی امم سابقہ کے کفار کیلئے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا

ف۱۴ عذاب نازل کرنے کی

ف۱۵ اور وہ روز قیامت ہے